خلافت لائبریری

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ | 16۔جنوری 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 48-83 نمبر 14 | جمعہ 17 رمضان۔1418ھ 16 صلح 1377 ہش 16۔جنوری 1998ء

بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ نہ چھڑا سکے گا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

صادق کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتا۔ نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے۔ جو دنیا کے لئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالیٰ سے اس نے کیا توڑ رہا ہے۔ وہ شخص جو محض دنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہو رہا ہے۔ وہ یاد رکھے بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اسے نہ چھڑا سکے گا۔ اس نے (سب حاکموں کے حاکم) کے پاس جانا ہے۔ جو اس سے دریافت کرے گا کہ تو نے میرا پاس کیوں نہیں کیا؟ اس لئے ہر (صاحب ایمان) کیلئے ضروری ہے کہ خدا جو (زمین و آسمان کا مالک ہے) اس پر ایمان لاوے اور سچی توبہ کرے۔
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 23)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

وہ آدمی جو کسی تریاقی صحبت میں رہے اور اس طرح رہے جو رہنے کا حق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو ایسے زہروں سے بچالیتا ہے اور یہ بات کہ انبیاء علیھم السلام کی یا آسمانی کتابوں کی ضرورت کیوں ہوتی ہے؟ بہت صاف امر ہے۔ دیکھو۔ آنکھ میں بھی ایک روشنی اور نور ہے، لیکن وہ سورج کی روشنی کے بغیر دیکھ نہیں سکتی۔ آنکھ خدا نے دی ہے ساتھ ہی دوسری روشنی بھی پیدا کر دی ہے، کیونکہ یہ نور دوسرے نور کا محتاج ہے۔ اسی طرح اپنی عقل جب تک آسمانی نور اور بصیرت اس کے ساتھ نہ ہو کچھ کام نہیں دے سکتی۔ نادان ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم مجرد عقل سے بھی کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا نے جو طریق مقرر کیا ہے۔ اس کو حقارت کی نگاہ سے مت دیکھو۔(ملفوظات جلد اول صفحہ 482)

اپنی وسعت کو بڑھائیں اور اللہ کا فضل مانگتے رہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ہدایات مختلف دی جاتی ہیں دی جاتی رہیں گی اور اور ہدایات بھی (اللہ نے چاہا تو) آپ کو وقتاً فوقتاً دی جائیں گی۔ میرے ذہن میں جو پروگرام ہے اس کو اکٹھا میں کھول نہیں سکتا کیونکہ زیادہ بوجھ پڑ جائے تو لوگ بھول جاتے ہیں زیادہ بوجھ نہ ڈالنے کا فلسفہ بھی ہم نے (کلام الٰہی) سے سیکھا ہے (کلام الٰہی) فرماتا ہے (اللہ کسی جان پر اس کی وسعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا) تو آپ کے ساتھ، آپ کے اوپر جو کاموں کے بوجھ ڈالوں گا میں اس قانون کے تابع آپ کی وسعت بھی ساتھ ساتھ بڑھاؤں گا یعنی اللہ بڑھائے گا اور میں عرض کروں گا اور کوشش یہ کروں گا کہ جتنی جتنی وسعت آپ کی بڑھتی جاتی ہے اتنا اتنا بوجھ بھی آپ کا بڑھاتا جاؤں گا۔

وسعت کے بعد جو بوجھ ہے وہ بوجھ لگا نہیں کرتا یہ مزے کی بات ہے۔ ایک انسان جو کمزور ہو اور چار سیر وزن بھی نہ اٹھا سکتا ہو اس پر من ڈال دیں تو وہ ٹوٹ کر گر جائے گا ہمیشہ کے لئے بیمار ہو جائے گا مگر جو من اٹھا سکتا ہو اس کے اوپر اس سے نیچے نیچے جتنے بوجھ ڈالیں وہ ہنسی خوشی کے ساتھ دوڑتا ہوا اس بوجھ کو اٹھالے گا۔ بوجھ ہمیشہ اس وقت محسوس ہوتا ہے جب طاقت سے بڑھ جائے یاد رکھیں یہ قانون قدرت ہے آپ اگر دس میل آرام سے چل سکتے ہیں جب گیارھواں میل شروع کریں گے تب آپ تھکیں گے۔ اگر آپ نصف میل چل سکتے ہیں نصف میل آرام سے ٹہلیں، چلیں آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور روزانہ جسم میں مزید طاقت آتی چلی جائے گی بشاشت آتی چلی جائے گی جب آپ نصف کو ایک دم ایک بنانے کی کوشش کریں گے۔ آپ مارے جائیں گے۔

تو (اس میں) بے شمار پیغامات ہیں ہمارے لئے۔ ہم نے جو آگے دنیا کا نقشہ بنانا ہے جماعت کی تربیت کرنی ہے اس میں میں نے دیکھا ہے کہ مجھے (اس) مضمون پر غور کرنے سے بے شمار فائدہ پہنچا ہے۔ وسعتیں بڑھائی جائیں جب اس وسعت پر انسان خوش ہو جائے اور ہنسی خوشی کرنے لگے پھر تھوڑا سا اور قدم بڑھائے پھر تھوڑا سا اور قدم بڑھائے اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہماری وسعتیں پھیل کر ہماری ضروریات کے مطابق ہو جائیں گی۔ تیس لاکھ انسان خدا ہمیں نہ دیتا اگر خدا کے نزدیک ہماری یہ وسعت نہ ہوتی پھر اس بات کا مجھے کامل یقین ہے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہماری وسعت کیا تقاضے کرتی ہے اس میں وسعت کے اندر رہتے ہوئے تھوڑی تھوڑی وسعتیں اور بڑھانے کی ضرورت پڑی رہتی ہے۔ ایک انسان کی وسعت پیدائشی طور پر بہت ہو سکتی ہے مگر بچے کو سکھانا تو پڑتا ہے جب وہ سیکھتا ہے تو پھر معلوم ہو جاتا ہے کہ میری وسعت کیا تھی۔

تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو فضل ہم پر نازل ہوئے ہیں ہماری وسعت کے مطابق ہیں یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ یہ نعمتیں ہمیں عطا فرماتا اگر اس کے نزدیک ہماری وسعت کے اندر ان کو سنبھالنا نہ ہوتا۔

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد کراچی میں شدید بیمار ہیں۔ انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب کرام سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم رانا عبد الرحمان صاحب آف خوشاب حال جرمنی کا ایک گردہ ناکارہ ہوگیا ہے۔ احباب سے موصوف کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم خاں عبد الغفار خاں صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر مورخہ 6 جنوری 1998ء بعمر 74 سال وفات پا گئے۔ اگلے دن بعد ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کرائی۔ آپ بہت عبادت گذار اور سرگرم داعی اللہ رہے۔ آپ کی وجہ سے کئی افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ آپ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے برادر نسبتی تھے۔ احباب کی خدمت میں موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ عطیۃ النور عابدہ صاحبہ بنت مکرم ملک بشیر احمد اعوان صاحب (انسپکٹر وقف جدید) 23/15 دار الیمن شرقی ربوہ کا نکاح عزیز مکرم اشتیاق احمد ملک صاحب قائد خدام الاحمدیہ SCHLESWIG جرمنی ابن مکرم ملک مشتاق احمد صاحب انور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ SCHLESWIG ہمبرگ آف جرمنی کے ساتھ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح ارشاد (دعوت الی اللہ) ربوہ نے ایک لاکھ روپے حق مہر پر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں 27 دسمبر 97ء کو بعد ظہر پڑھا

عزیزہ عطیۃ النور عابدہ صاحبہ اور عزیز مکرم اشتیاق احمد ملک صاحب محترم ملک محمد عظیم صاحب زعیم انصار اللہ و سابق صدر جماعت احمدیہ بوچھال کلاں ضلع چکوال کی پوتی اور پوتا ہیں۔

اور عزیزہ عطیۃ النور عابدہ محترم مرزا بشیر احمد صاحب (وفات یافتہ) دار اللہ ربوہ کی نواسی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں دے رہی ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

15 صلح 1377 ھش 15 جنوری 1998ء

اقرار کے بعد عملی رنگ

ہر شخص جو جماعت میں شمولیت اختیار کرتا ہے وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ایک تعلق پیدا کرتا ہے اور اس تعلق کے نتیجہ میں وہ اس بات کی طرف خاص طور پر توجہ دیتا ہے کہ جو کچھ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے اس پر عمل کیا جائے۔ دراصل وہ اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ان تمام امور پر غور کرتا ہے اور انہیں اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنالیتا ہے۔ جو حضرت صاحب نے اپنی جماعت کو فرمایا ہے۔ اس تعلق کو قائم کرنے کے بعد بڑھاتے رہنا اور مضبوط کرتے رہنا نہایت ضروری ہے۔ حتیٰ کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ خود فرماتے ہیں کہ اس تعلق کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی فکر میں ہر وقت لگے رہو۔ بڑھانے اور مضبوط کرنے کا بہترین طریق یہی ہے کہ ہم یہ معلوم کرتے رہیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ وہ ہمیں کیسا دیکھنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اگر ہم وہ بن جائیں جو وہ چاہتے ہیں اور ویسے لگنے لگیں جیسے وہ ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں تو یقیناً یہ تعلق کو بڑھانے اور مضبوط کرنے والی بات ہوگی۔ اس سلسلے میں مزید آپ فرماتے ہیں۔

"یادرہے کہ صرف اقرار ہی کافی نہیں جب تک عملی رنگ سے اپنے آپ کو رنگین نہ کیا جاوے"۔

گویا کہ جماعت میں شامل ہونا تو اقرار ہے اور اس کے بعد آپ کی باتوں پر عمل کرنا اور ان باتوں کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنالینا یہ عملی رنگ اختیار کرلینے والی بات ہے۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اقرار کرنے کے بعد عملی رنگ سے اپنے آپ کو رنگین کیا جائے۔ اس میں ہمارے علم کا بھی دخل ہے اور ہمارے ارادے کا بھی۔ علم کا دخل تو اس طرح ہے کہ ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ آپ کیا فرماتے ہیں اور ارادے کا دخل اس طرح ہے کہ علم حاصل کرنے کے بعد ہم عزم مصمم کرلیں کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے اس پر ہم نے ضرور عمل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جس نظر سے دیکھتے ہو غیر کو
اس نظر سے تجزیہ اپنا کرو
سامنے آجائیں گی باتیں کئی
دل پکار اٹھے گا ان سب سے ڈرو
انکساری رفعتِ کردار ہے
عاجزی سے کام لو اے خودسرو.

ابوالاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(منجانب جماعت احمدیہ لاہور)

جماعت احمدیہ لاہور کی مجلس عاملہ کے اراکین صدر صاحبان حلقہ جات۔ ناظم صاحب ضلع مجلس انصار اللہ اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت صاحبزادہ منصور احمد صاحب کی تعزیت کے سلسلہ میں دار الذکر میں منعقد ہوا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے سب سے چھوٹے بیٹے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے صاحبزادے اور نواب محمد علی خاں صاحب کے نواسے تھے جو قادیان میں 13۔ مارچ 1911ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کا نکاح حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی صاحبزادی محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ سے ہوا اور تقریب رخصتانہ 26۔ اگست 34ء کو عمل میں آئی۔ آپ کو بفضلہ تعالیٰ سلسلہ کی عظیم خدمات کی انجام دہی کی توفیق عطا ہوئی۔ جلسہ جوبلی 39ء پر آپ کو "لوائے احمدیت" اور لوائے "خدام الاحمدیہ" کی حفاظت کی سعادت نصیب ہوئی اپریل 42ء میں آپ تکنیکی تربیت کے حصول کے لئے "پریسٹین مینو فیکچرنگ کمپنی" کی طرف سے انگلستان تشریف لے گئے اور تقسیم برصغیر پر آپ کو حضرت اماں جان اور خاندان کی دیگر خواتین مبارکہ کی ہمراہی کی سعادت حاصل ہوئی۔

جون 62ء سے آپ کی دینی خدمات کا سلسلہ شروع ہوا اور آپ وقفوں وقفوں سے نائب ناظر امور عامہ و قائمقام ناظر امور عامہ ناظر امور خارجہ کے عہدوں پر فائز رہے حتیٰ کہ 71ء میں آپ کی غیر معمولی صلاحیتوں کے پیش نظر آپ کو ناظر اعلیٰ کے عہدہ جلیلہ پر ترقی دی گئی۔ اور آپ اپنی وفات تک اسی عہدہ پر فائز رہے نیز صدر صدر انجمن احمدیہ کی خدمات بھی سرانجام دیں۔

1984ء میں جب خدائی تقدیر کے تحت حضرت امام جماعت احمدیہ کو لندن نقل مکانی کرنا پڑی۔ تو آپ امیر مقامی مقرر ہوئے۔ آپ بڑے کم گو اور کم آمیز تھے تاہم مجلس مشاورت کے اجلاسوں کی صدارت کرتے ہوئے بھی کسی مقرر کو غیر ضروری بات نہیں کرنے دیتے تھے۔ آپ کو انجائنا کا مرض مستقل تھا جو چند سال قبل دل کے شدید حملے میں تبدیل ہوا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی بخشی مگر اس دفعہ 10۔ دسمبر 97ء کی صبح کو دل کا شدید حملہ ہوا اور پھر دس بج کر پچاس منٹ پر آپ اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔

یہ اجلاس اس جماعتی صدمے پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ حضرت ناصرہ بیگم صاحبہ۔ آپ کے صاحبزادگان کے خاندان بانی سلسلہ احمدیہ کے ہر فرد سے تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ رب عزوجل موصوف سے رحمت و شفقت کا معاملہ فرمائے۔ اپنے جوار رحمت سے نوازے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین

ہم ہیں اراکین مجلس عاملہ جماعت احمدیہ لاہور صدر صاحبان حلقہ جات ناظم صاحب ضلع مجلس انصار اللہ اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

○○○

آپ کا خط ملا

مکرم ن۔ م۔ صاحب

اگر آپ نے یہ نہ کہا ہوتا کہ آپ کا خط شائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو میں آپ کا اتنا اچھا خط جو اصولی طور پر سب کے سامنے آنا چاہئے ضرور شائع کرتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی باتیں سب کے سامنے آنی چاہئیں۔ مجھے ایسی تنقید سے بہت خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے کہ میں جو کچھ کرتا ہوں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سوچ سمجھ کر کرتا ہوں۔ اور جو کچھ کرتا ہوں اس کے حق میں کچھ دلائل بھی رکھتا ہوں۔ آپ کا خط اگر شائع ہو جائے تو یقیناً قارئین کو فائدہ ہوگا۔

ایک بات میں آپ سے ضرور کہوں گا کہ نام کو مخفف کرکے اس وقت لکھنا چاہئے جب اصل اور پورا نام خاصا معروف ہو۔ اور لوگ فوراً سمجھ جائیں کہ یہ مخفف نام دراصل فلاں نام سے بنا ہے۔ مثلاً میں ن۔ س۔ لکھتا ہوں اور میں اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھتا ہوں کہ نسیم سیفی کا لفظ اتنی دفعہ قارئین کے سامنے آیا ہے کہ جب وہ ن۔ س۔ دیکھتے ہیں تو انہیں فوراً پتہ چل جاتا ہے کہ یہ نسیم۔ سیفی۔ کی تحریر ہے۔ آپ نے نون۔ میم۔ لکھا ہے اور اپنا پتہ بھی نہیں لکھا۔ یہ بات صحافتی طور پر کچھ زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔ آپ مجھے اپنے پورے نام سے مطلع کریں اور اس بات کی اجازت دیں کہ اس خط کو شائع کردیا جائے۔ اگر اخبار میں نہیں تو میں اپنی اس کتاب میں شائع کرسکوں جو میں اسی موضوع پر ترتیب دے رہا ہوں۔ میں آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا۔

خاکسار
(نسیم سیفی)

○○○

○ محترمہ آمنہ مبشر صاحبہ اہلیہ محترم مولانا نذیر احمد مبشر صاحب تحریر فرماتی ہیں۔

میں آپکی ممنون ہوں کہ میری طرف سے بھیجے ہوئے اعلان نکاح کو نمایاں جگہ دی۔ اس سلسلہ میں والد محترم حضرت بھائی محمود احمد صاب کا ذکر خیر کرتے ہوئے یہ بات ذہن سے اتر گئی کہ عزیز فہیم الدین صاحب عفان اور ناعمہ چوہدری حضرت بھائی محمود احمد صاحب کی دو نواسیوں کے بچے ہیں یعنی میری بہن عزیزہ سیدہ حمیدہ جنجوعہ کے نواسہ نواسی۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد صدیق شاہد گورداسپوری

سمندری سفر کی بعض یادیں

سیرالیون سے واپسی کا سفر

سیرالیون میں چار سال تک فریضہ دعوت الی اللہ سرانجام دینے کے بعد مرکز کی طرف سے خاکسار کو رخصت پر واپس پاکستان آنے کی اجازت ملی میرے ساتھ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل کو بھی بمعہ فیملی واپسی کی اجازت ملی جو اس وقت فری ٹاؤن مشن کے انچارج تھے۔

چنانچہ جماعت سیرالیون کے احباب نے نہایت اخلاص اور محبت سے ہمیں الوداعی پارٹیاں دیں پہلے بو میں پھر فری ٹاؤن میں جن میں احباب کے علاوہ سیرالیون کے نائب وزیر اعظم آنریبل سنوسی مصطفیٰ اور وزیر مواصلات آنریبل کانڈے بورے بھی شریک ہوئے۔

فری ٹاؤن سے روانگی ہم فری ٹاؤن سے ایک بحری جہاز Hilary کے ذریعہ مورخہ 19۔اکتوبر1956ء کو لندن کے لئے روانہ ہوئے ہمارے ساتھ ایک افریقن لڑکا محمود کونٹے بھی تھا جو تعلیم کی غرض سے ربوہ بھجوایا گیا تھا محمود کونٹے مکرم المامی سوری آف سکالی کا لڑکا تھا مکرم المامی سوری شمالی صوبہ کی ایک ریاست کے پیرامونٹ چیف تھے اور جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے نیشنل پریذیڈنٹ تھے بہت ہی دبدبے اور جرات والے انسان تھے انگریزوں سے بھی نہیں ڈرتے تھے اور جو بات قومی مفاد کے خلاف ہوتی فوراً اس کے خلاف کھڑے ہو جاتے جماعتی کاموں میں مربیان کے ساتھ پورا پورا تعاون کرتے اور ان کی نہایت درجہ عزت و احترام کرتے انہوں نے اپنے لڑکے کو ربوہ اس لئے بھجوایا کہ وہ یہاں دنیاوی تعلیم کے علاوہ دینی تعلیم بھی حاصل کرکے وہاں جماعت کی خدمت کر سکے چنانچہ وہ لڑکا قریباً چار سال تک ربوہ میں تعلیم حاصل کرتا رہا پھر مزید تعلیم کے لئے مصر چلا گیا۔

بندرگاہ پر احباب جماعت مربیان مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری امیر و مربی انچارج سیرالیون مکرم محمود احمد صاحب چیمہ، مکرم محمد صادق صاحب اور پیرامونٹ چیف ناصر الدین کینو اگامانگا کے علاوہ بہت سے اور دوست و احباب جماعت موجود تھے جنہوں نے دلی دعاؤں کے ساتھ ہمیں الوداع کہا جہاز نے شام ساڑھے چھ بجے لنگر اٹھایا اور آہستہ آہستہ کھلے سمندر میں داخل ہو گیا۔

یہاں میں کچھ ذکر پیرامونٹ چیف ناصر الدین گامانگا کا کرنا چاہتا ہوں آپ سیرالیون کی ایک ریاست سمبارو کے پیرامونٹ چیف تھے آپ کے والد پیرامونٹ چیف عثمان گامانگا مسلمان تھے مگر یہ ایک عیسائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے کٹر کیتھولک عیسائی ہو گئے تھے اور محکمہ زراعت میں ملازم ہو گئے ان کے والد کے بعد ان کے چچا خلیلو گامانگا پیرامونٹ چیف بنے جن کو خدا تعالیٰ نے مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب کی تھی انہیں دنوں 1939ء میں محترم علی صاحب کی ملاقات وہاں گامانگا صاحب سے ہو گئی آپ نے انہیں دعوت حق دی اور مطالعہ کے لئے کتب بھی دیں ان کی فطرت نیک تھی چنانچہ انہوں نے دین حق قبول کر لیا اور احمدیت کی آغوش میں آ گئے چچا کی وفات کے بعد یہ پیرامونٹ چیف کے انتخاب کے لئے کھڑے ہوئے۔ ان کے رشتہ داروں اور بعض اور لوگوں نے مخالفت کی مگر حضرت امام جماعت الثانی کی دعاؤں کے طفیل یہ پیرامونٹ چیف منتخب ہو گئے مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے جب حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں آپ کے لئے دعا کی درخواست بھجوائی تو آپ نے جواب دیا۔

ہم نے دعا کی ہے گامانگا صاحب (اللہ نے چاہا تو) کامیاب ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ باوجود مخالفت کے اپنی ریاست کے سربراہ منتخب ہو گئے اور آپ ہمیشہ اس امر کو احمدیت کے نشان کے طور پر پیش کیا کرتے تھے۔

مکرم المامی سوری کی وفات کے بعد آپ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے نیشنل پریذیڈنٹ کے عہدہ پر فائز کئے گئے۔ آپ خود ہنڈے قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے مگر ٹمنی اور بعض اور لوکل زبانیں بڑی روانی سے بولتے تھے اس وجہ سے بڑے ہردلعزیز اور مقبول شخصیت کے مالک تھے آپ کے چہرہ پہ ہمیشہ مسکراہٹ رہتی سیرالیون میں باوجود اس کے کہ مختلف قبائل کے لوگ آباد ہیں۔ آپ افراد جماعت کے لئے ایک مرکزی حیثیت بنے رہے اور جماعت میں باہمی اتحاد اور اخوت و محبت کے جذبات کو زندہ رکھا۔

آپ حکومت سیرالیون کی پارلیمنٹ کے ممبر بھی منتخب ہوئے کچھ عرصہ وزیر بھی رہے برٹش حکومت کے وقت میں سماجی خدمات کی بنا پر آپ کو جسٹس آف پیس (J.P) کا خطاب دیا گیا پھر ممبر آف دی برٹش امپائر (M.B.E) کا خطاب بھی ملا حکومت سیرالیون کے محکمہ پروڈیوس مارکیٹنگ بورڈ کے ڈائریکٹر بھی رہے اور ڈائمنڈ کارپوریشن کے چیئرمین بھی جس کی وجہ سے آپ کو ہر سال ماہ ڈیڑھ ماہ کے لئے لندن جانا پڑتا وہاں آپ باقاعدہ احمدیہ مشن سے رابطہ رکھتے آپ بہت مہمان نواز تھے لہذا آپ نے اپنے کمپاؤنڈ میں مہمانوں کے لئے ایک الگ پختہ سیمنٹ بلاکس کی عمارت تعمیر کر رکھی تھی اور خود ایک بمبو ہاؤس میں رہائش رکھتے تھے اور کھانے کے وقت مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتے اور اس وقت جتنے لوگ وہاں موجود ہوتے سب کو ساتھ شامل کر لیتے آپ کی بیویوں کی طرف سے جو کھانا آتا چاول، سالن وغیرہ وہ ایک بڑی ٹرے میں ڈال دیا جاتا پھر سب دوست بشمول چیف گامانگا صاحب اس کے گرد اکٹھے بیٹھ کر کھاتے۔ آپ پر امامت کا بلند مقام خوب عیاں تھا اس لئے امام جماعت کا ہر حکم کامل اطاعت اور فرمانبرداری سے بجالاتے اور آپ سے والہانہ عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے مرکز سلسلہ ربوہ اور قادیان سے بھی آپ کو بہت لگاؤ تھا چنانچہ دو دفعہ ربوہ آ کر جلسہ سالانہ میں شرکت کی اور قادیان کی زیارت بھی نصیب ہوئی اور حضرت امام جماعت الثالث سے شرف ملاقات بھی حاصل کیا۔

1970ء میں جب حضرت امام جماعت الثالث دورہ پر سیرالیون تشریف لائے تو اس وقت یہ جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے نیشنل پریذیڈنٹ تھے چنانچہ آپ نے حضرت صاحب کے استقبال، رہائش اور دیگر انتظامات میں خاکسار کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا اور دن رات میرے ساتھ دوڑ دھوپ کی اور حضرت صاحب کی شایان شان ملاقاتوں اور پارٹیوں کے پروگرام مرتب کئے حتیٰ کہ گورنر جنرل اور وزیر اعظم کو میرے ساتھ ذاتی طور پر جا کر ملے اور حضرت صاحب کی رہائش کے لئے فری ٹاؤن میں ہل سٹیشن پر اسٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں اور بو میں گورنر لاج میں انتظام کیا گیا۔ چیف گامانگا صاحب اور دوسرے احباب پھولے نہیں سماتے تھے کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے موعود نافلہ حضرت امام جماعت الثالث بنفس نفیس ہزاروں میل کا سفر اختیار کرکے اپنے افریقن روحانی فرزندوں کے اشتیاق دید کو پورا کرنے کے لئے تشریف لا رہے ہیں پھر حضرت صاحب نے جس محبت و پیار اور پدرانہ شفقت و مہربانی سے ان لوگوں کو اپنے سینہ سے لگایا اور ان سے پیار کیا اس کی چاشنی اور روحانی لذت وہ عمر بھر نہ بھول سکے حضرت صاحب نے سیرالیون سے رخصت ہوتے وقت ائیرپورٹ پر خاکسار کی نوٹ بک میں بھی تحریر فرمایا۔

محبت ہمدردی، غمخواری اور خدمت ہمارا مشن ہے اس میں ہماری کامیابی ہے اور اس غرض سے ہم پیدا کئے گئے ہیں مذکورہ صفات سے ان مظلوموں کے دل جیتو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا قوی ہاتھ آپ کا سہارا بنے آمین۔

مرزا ناصر احمد
14-5-1970

مربیان سے بہت ہی عزت و احترام سے پیش آتے اور ان کی مہمان نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے میری، سیرالیون میں پہنچنے کے بعد پہلی تقرری دو ہفتہ کے لئے آپ کے گاؤں باجے بو میں ہوئی جب میں وہاں پہنچا تو میری رہائش کا انتظام مہمانوں کے لئے تیارہ کردہ پختہ عمارت کے ایک کمرہ میں کیا گیا شام کے وقت چیف گامانگا صاحب بمع جماعت کے چند سرکردہ احباب کے میرے پاس آئے اور کچھ چاول، دو تین مرغیاں انڈے اور بعض اور اشیاء تحفتہ مجھے پیش کرتے ہوئے کہا آپ ہمارے معزز مہمان ہیں یہ اشیاء قبول کریں اور بہت ہی محبت اور اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم آپ کے یہاں آنے پر بہت خوش ہیں اور اپنی اور جماعت کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا میں نے وہ اشیاء انہیں کے سپرد کر دیں کیونکہ کھانے کا انتظام ابھی ان کے ہاں تھا چنانچہ انہوں نے اپنی ایک بیوی کی ڈیوٹی لگا دی کہ وہ میرے لئے کھانا بھجوایا کرے وہاں سیرالیون میں سالن میں بہت تیز مرچ استعمال ہوتی ہے جس کا کھانا ہمارے بس کی بات نہیں چنانچہ پہلا کھانا جب آیا تو میرے لئے وہ کھانا مشکل ہو گیا مگر اس کے بعد جب توجہ دلائی گئی تو میرے لئے الگ کھانا تیار ہونے لگا چند یوم بعد چیف گامانگا صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آئندہ سے آپ نے اس عورت کا کھانا استعمال نہیں کرنا میں نے اپنی دوسری بیوی کو کہہ دیا ہے کہ وہ آپ کا کھانا تیار کرے گی چنانچہ پہلی بیوی کی طرف سے جب کھانا آیا تو میں نے واپس کر دیا میں معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے چنانچہ بتایا گیا کہ جو بیوی میرا کھانا بھجواتی تھی وہ ایک روز گاؤں کی ایک ایسی تقریب میں شامل ہوئی جہاں ناچ گانا ہو رہا تھا یہ عام حالات میں ایک معمولی بات تھی کیونکہ ناچ گانا تو افریقن کی گھٹی میں داخل ہے بہرحال جب وہ بیوی وہاں سے واپس آئی تو چیف گامانگا صاحب کو اس کا علم ہو گیا لہذا انہوں نے اسے بلا کر کہا کہ تم ایک احمدی مربی کا کھانا پکاتی ہو اور پھر ایسی محفل میں شامل ہوتی ہو جہاں ناچ گانا تھا لہذا آئندہ سے تم یہ خدمت سرانجام نہیں دو گی میں نے یہ خدمت دوسری بیوی کے سپرد کر دی ہے۔

وہاں ہر گھر میں قضائے حاجت کے لئے زمین دوز لیٹرین کا انتظام ہوتا ہے چیف گامانگا صاحب نے اپنے لئے الگ لیٹرین کا انتظام کیا ہوا تھا جس کے ساتھ ایک کمرہ اور برآمدہ بھی تھا ایک چابی اس کی مجھے بھی دی ہوئی تھی اور کسی کو وہاں جانے کی اجازت نہیں تھی ایک روز میں وہاں گیا تو دیکھا کہ چیف گامانگا صاحب برآمدہ میں لٹکے ہوئے ہمک میں بیٹھے ہیں اور وہی بیوی جو میرے لئے پہلے کھانا بھجواتی تھی معافی مانگ رہی تھی میں خاموشی سے گیا اور واپس آ گیا اسی شام چیف گامانگا صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اب آپ اسی میری بیوی سے کھانا لے لیا کریں کیونکہ اس نے جو حرکت کی تھی اس کی اس نے معافی مانگ لی ہے آئندہ ایسی حرکت نہیں کرے گی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چیف گامانگا صاحب کے دل میں ایک احمدی مربی کا کس قدر احترام تھا پھر دو ہفتہ بعد میرا تبادلہ شمالی صوبہ کے شہر مگبورکا میں ہو گیا۔

جماعت احمدیہ سیرالیون کے یہ نہایت ہی مخلص فدائی اور قربانی کرنے والے دوست گامانگا مارچ 1978ء کو وفات پا گئے۔ درمیان میں ضمنی بات کے بعد میں پھر اپنے سفر کی طرف لوٹتا ہوں۔

لاس پلماس آمد فری ٹاؤن سے روانہ ہو کر جہاز چھ یوم بعد مورخہ 24۔اکتوبر کو لاس پلماس میں رکا جو سپین کے قبضہ میں تھا اور چند گھنٹے وہاں قیام کے بعد آگے روانہ ہوا جب ہمارا جہاز لندن کے قریب Bay of Biscay میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داخل ہوا تو جہاز کے کچن میں اچانک آگ لگ گئی جس سے سارا جہاز دھواں سے بھر گیا اور تمام مسافروں میں خوف و ہراس اور افراتفری پھیل گئی افسران جہاز نے بھی ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا اور کشتیاں وغیرہ کھولنی شروع کر دیں تاکہ ضرورت پڑے تو مسافروں کو بچایا جا سکے جہاز سے ادھر ادھر سگنل (Signal) بھی دئے گئے جو ہنگامی حالات میں دئے جاتے ہیں کہ ان کی مدد کے لئے جو جہاز قریب سے پہنچ سکتے ہیں پہنچ جائیں اس طرح خدا تعالیٰ نے ایک بار پھر سمندر میں اپنی حاکمیت اور قدرت کا مظاہرہ کیا اور مسافروں کو یہ احساس دلایا کہ میں ہی ہوں جو تمہیں مصیبت سے بچا سکتا ہوں اس لئے مجھ سے ہی مدد طلب کرو چنانچہ خدا تعالیٰ نے مسافروں کی آہ و بکا کو سنا اور آخر آگ کنٹرول میں آگئی اور اعلان ہو گیا کہ اب کوئی خطرہ نہیں جس سے مسافروں کی جان میں جان آئی مگر حضرت بانی سلسلہ کے غلاموں کے لئے تو یہی بشارت کافی تھی کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس خطرہ سے بھی بچا لیا سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

لندن آمد جہاز مورخہ 30 اکتوبر کو لیورپول بندرگاہ پر آکر رکا وہاں امیگریشن وغیرہ سے گذر کر ہم بذریعہ ٹرین لندن کے لئے روانہ ہوئے اور یوسٹن (Euston) سٹیشن پر پہنچے وہاں مکرم مولود احمد خان صاحب امام بیت الفضل لندن مکرم سید داؤد احمد صاحب مکرم میر محمود احمد صاحب مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ہلالپوری مکرم عبد الطیف صاحب پریمی جو غانا سے پاکستان جانے کے لئے آئے ہوئے تھے استقبال کے لئے موجود تھے ان کے ہمراہ ہم مشن ہاؤس میلروز روڈ پر پہنچے یہاں ہم نے قریباً دو ہفتہ قیام کیا

نہر سویز پر حملہ ہم نے لندن سے آگے پھر بحری جہاز کے ذریعہ براستہ نہر سویز پاکستان آنا تھا مگر جب ہم لندن پہنچے تو برٹش فوجوں نے نہر سویز پر حملہ کر دیا کیونکہ جمال عبد الناصر جو اس وقت مصر کے صدر تھے وہ نہر سویز کو انگریزوں کے تسلط سے آزاد کرانا چاہتے تھے اور انہیں بالکل بے دخل کر کے اپنے کنٹرول میں لانا چاہتے تھے لہٰذا نہر سویز کو بعض جہاز غرق کر کے آمد و رفت کے لئے بند کر دیا گیا۔

اب جو جہاز انڈیا اور پاکستان جانا چاہتے تھے انہوں نے اعلان کیا کہ وہ براستہ جنوبی افریقہ و مشرقی افریقہ انڈیا اور پاکستان جائیں گے ان میں سے ایک جہاز دی بٹوری (Batory) تھا جس میں 1952ء میں ہم نے کراچی سے لندن کا سفر اختیار کیا تھا چنانچہ ہم نے کوشش کی اور اس میں ہم سب کی سیٹیں بک ہو گئیں وہاں سے مکرم عبد اللطیف صاحب پریمی بھی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے چنانچہ لندن میں قریباً دو ہفتہ قیام کے بعد ہم پاکستان کے لئے روانہ ہوئے جہاز مورخہ 18 نومبر 1956ء کو ساڑھے چار بجے شام ساؤتھمپٹن (Southampton) کی بندرگاہ سے روانہ ہوا۔

جزیرہ مدیرہ ("Medeira) میں آمد جہاز بجائے اس کے کہ مغربی افریقہ کی طرف رخ کرتا اس نے سیدھا کیپ ٹاؤن یعنی جنوبی افریقہ کی طرف رخ کیا اور راستہ میں دو چھوٹے چھوٹے جزائر میں چند گھنٹے کے لئے رکا مورخہ 21 نومبر کو جزیرہ مدیرہ پہنچا جو پرتگیزوں کے ماتحت تھا ان دنوں چونکہ انڈیا میں گوا کے بارہ میں پرتگال حکومت اور انڈیا کے درمیان کچھ تنازعہ تھا لہٰذا وہاں پر پاکستانی مسافروں کو تو جہاز سے اتر کر جزیرہ کی سیر کی اجازت دے دی گئی مگر انڈین مسافروں کو اجازت نہ ملی جس کی وجہ سے ان کے اندر سخت غصہ کے جذبات پیدا ہو گئے ہم جہاز سے اتر کر ساحل پر گئے اس جزیرہ کے لوگوں سے ملے وہاں قریباً چالیس پچاس ہزار کی آبادی تھی لوگ خوش و خرم رہ رہے تھے مگر دنیا و مافیہا سے الگ تھلگ اپنی ہی دنیا آباد کئے ہوئے تھے۔

جب جہاز اس جزیرہ سے چل کر اگلے جزیرہ (St. Vincent) پہنچا تو اس سے قبل ہی انڈین مسافروں نے شور ڈالنا شروع کر دیا کہ اگر یہاں بھی انہیں اترنے کی اجازت نہ دی گئی تو وہ کوئی سخت اقدام کریں گے وہ جزیرہ بھی پرتگیزی حکومت کے تحت تھا جہاز کے افسران نے وائرلیس کے ذریعہ متعلقہ حکومت سے بات کی اور صورت حال سے آگاہ کیا چنانچہ جب جہاز مورخہ 27 نومبر کو وہاں پہنچا تو انڈینز کو بھی وہاں اترنے کی اجازت دے دی گئی یہ جزیرہ کوئی پچاس ہزار نفوس کی آبادی پر مشتمل تھا وہاں بھی جزیرہ کے لوگوں سے ملنے باتیں کرنے کا اتفاق ہوا ان کی اپنی دنیا تھی جس میں وہ خوش و خرم اور ہنسی خوشی زندگی گذار رہے تھے۔ یہ دونوں جزائر بحر اکاہل میں واقع ہیں جہاز نے وہاں قریباً 7 گھنٹے تک قیام کیا پانی وغیرہ لیا اور اگلی منزل کے لئے جو کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ تھی روانہ ہوا جہاز 15-16 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دن رات چلتا ہوا دس دن بعد 4 دسمبر 1956ء کو کیپ ٹاؤن پہنچا اتنے لمبے سفر کے لئے جہاز میں پانی کی کمی واقع ہو گئی لہٰذا مسافروں سے کہا گیا کہ اب پانی صرف پینے اور حاجات ضروریہ کے لئے استعمال کیا جائے غسل وغیرہ سے اجتناب کیا جائے جس سے کافی دقت پیش آئی۔

اتنے لمبے سفر میں دن رات حد نظر تک سمندر کے نیل گوں پانی کے سوا کچھ نظر نہ آیا صبح سورج سمندر سے ہی طلوع ہوتا نظر آتا اور شام کو سمندر میں ہی غروب ہوتا نظر آتا جس سے طبیعت میں کچھ اکتاہٹ سی محسوس ہوتی اور دل چاہتا کہ جلد جہاز کسی ساحل کے قریب ہو جہاں سے خشکی اور آبادی نظر آسکے جب دور سے سفید پرندے اڑتے ہوئے نظر آتے جن کو سی گل کے نام سے موسوم کرتے ہیں تو لوگ خوش ہوتے کہ کوئی خشکی قریب ہے حالانکہ کہتے ہیں کہ یہ پرندہ بعض اوقات ایک سو میل سے بھی زیادہ فاصلہ تک اڑتا چلا جاتا ہے۔ جب کوئی جہاز دور سے نظر آتا تو لوگ بڑی دلچسپی سے اسے دیکھنے کے لئے عرشہ جہاز پر آجاتے اگر قریب ہوتا تو ہاتھ ہلا ہلا کر ایک دوسرے کو جواب دیتے بہر حال اس سفر میں یہ خوشی کی بات تھی کہ جہاز سمندر کی تلاطم خیز لہروں سے محفوظ رہا کیونکہ سمندر بڑی حد تک پرسکون رہا اور مسافروں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں ہوا۔

جب جہاز جزیرہ (St. Vincent) سے روانہ ہوا تو مجھے کچھ پھوڑے نکل آئے جنہوں نے سخت تنگ کیا اور میرے لئے چلنا پھرنا مشکل ہو گیا گو جہاز میں علاج کی مکمل سہولت تھی اور ڈاکٹر باقاعدہ مجھے ادویات دے رہے تھے اور ڈریسنگ کر رہے تھے پھر بھی تکلیف جلد رفع نہ ہو سکی اور جہاز جب کیپ ٹاؤن پہنچا تو مجھے ابھی کافی تکلیف تھی اور کمرہ سے باہر نہیں جا سکتا تھا لہٰذا باقی سب مسافر تو شہر دیکھنے چلے گئے مگر خاکسار نہ جا سکا جس کا سخت افسوس ہوا ایسا شہر جس کے بارہ میں مشہور تھا کہ وہاں نسلی امتیاز برتا جاتا ہے کالے اور گورے کے حقوق الگ الگ ہیں اسے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ سکا اس لئے اس بارہ میں یہاں کچھ کہنا بجا نہیں وہاں سے میں نے حضرت امام جماعت کی خدمت میں ایک خط دعا کے لئے لکھا اور مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل کو دیا کہ شہر جا کر پوسٹ کر دیں انہوں نے اپنی طرف سے ایک خط مکرم وکیل التبشیر صاحب کی خدمت میں لکھ کر اس بیماری کا ذکر کر دیا جس سے گھر میں بھی اطلاع ہو گئی اور گھر والوں کو سخت فکر لاحق ہوئی اس سے بہر حال دعا کی تحریک ہو گئی جب جہاز کیپ ٹاؤن سے روانہ ہوا تو علاج معالجہ اور انجیکشن وغیرہ سے پھوڑے پھٹنے شروع ہو گئے جس سے سکون نصیب ہو گیا۔

اب جہاز پھر ایک لمبی مسافت کے لئے روانہ ہوا اس کی اگلی منزل بمبئی تھی چنانچہ 13 دن رات مسلسل سمندر میں چلتا رہا اور مشرقی افریقہ کی کسی بندرگاہ پر نہیں رکا جہاز میں چونکہ تمام مسافر پاکستانی یا ہندوستانی تھے عموماً وہاں ایک قسم کا ملکی ماحول تھا تاہم خود بھی چار پانچ افراد تھے جس کی وجہ سے سفر بہت حد تک پر لطف اور پر کیف رہا البتہ یہ بات ضرور تھی کہ یہاں بھی ہفتہ عشرہ تک جب سوائے سمندری پانی کے اور کچھ نظر نہ آیا تو طبیعت میں کچھ اکتاہٹ سی پیدا ہو جاتی اور دل چاہتا کہ جہاز جلد منزل مقصود پر پہنچے اور ہم خشکی پر قدم رکھ سکیں۔

جہاز میں ہر قسم کی آسائش کا انتظام تھا اور صفائی کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا۔ وہاں کھیلوں کا انتظام بھی تھا اکثر رنگ کی کھیل ہوتی جو بعض اوقات پاکستانی اور ہندوستانی مسافروں کے درمیان ہوتی اس موقع پر دیکھا کہ سکھوں کی ہمدردیاں زیادہ تر پاکستانیوں کے ساتھ ہوتیں۔ 17 دسمبر کو جہاز بمبئی پہنچا تو جہاز کے مسافروں کے لئے ایک عید کا دن تھا تمام ہندوستانی مسافر جہاز سے خوشیاں مناتے ہوئے اتر رہے تھے کہ خدا خدا کر کے اتنی لمبی اور اکتاہٹ پیدا کرنے والی مسافت طے ہوئی مگر ہمارے لئے ابھی ایک اور منزل تھی گو مسافت کے لحاظ سے پہلے سے بہت کم جب ہندوستانی مسافر اتر گئے تو پاکستانی مسافروں کو بھی شہر جانے کی اجازت مل گئی کیونکہ جہاز نے سارا دن وہاں قیام کرنا تھا۔ لہٰذا ہم بھی شہر کی سیر کے لئے نکل گئے اور احمدیہ مشن کا ایڈریس معلوم کر کے وہاں گئے اس وقت وہاں مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مربی تھے ان سے ملاقات ہوئی جماعت کے حالات دریافت کئے بعض اور احمدی دوستوں سے بھی ملاقات ہوئی ان کے لئے بھی یہ ملاقات اچانک تھی جو بہت خوشی کا موجب ہوئی ہمارے لئے تو یہ موقع اس لحاظ سے بھی خوشی اور ایمان کی زیادتی کا باعث تھا کہ کس طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیش خبریوں کے مطابق خدا تعالیٰ نے ہر ملک اور ہر خطہ میں احمدیت کا پودا لگا دیا ہے اور آپ کے جاں نثار ایک دوسرے کو مل کر مسرت اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور باہمی اخوت و محبت کا مظاہرہ ہوتا ہے وہاں Hanging Gardens بھی دیکھنے کا موقع ملا جو نہایت ہی خوبصورت دلکش اور دیدہ زیب نظارہ پیش کرتے ہیں۔

کراچی آمد بمبئی سے شام کے وقت جہاز روانہ ہوا اور 19 دسمبر 1956ء کو کراچی کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوا کراچی کی جماعت کے احباب بندرگاہ پر استقبال کے لئے موجود تھے اللہ ان کو جزا دے کسٹم وغیرہ سے فراغت کے بعد ان کے ہمراہ احمدیہ ہال پہنچے حضرت امام الثانی کی خدمت میں بخیریت کراچی پہنچنے کی اطلاع کی گئی اس طرح سے یہ بحری سفر جو ایک ماہ سے زائد عرصہ کا تھا اپنے اختتام کو پہنچا سب تعریف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔

روانگی از کراچی مورخہ 21 دسمبر کو بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی سے ربوہ کے لئے روانگی ہوئی جوں جوں گاڑی آگے بڑھ رہی تھی دل کی عجیب کیفیت ہو رہی تھی چار سال بعد عزیز و اقارب سے ملاقات، سب سے بڑھ کر پیارے آقا حضرت امام جماعت الثانی کی زیارت اور ملاقات کا تصور قلب و روح کے لئے سکون کے سامان پیدا کر رہا تھا۔

جب گاڑی گوجرہ اسٹیشن پر رکی تو میں نے باہر دیکھا کہ میرے پیارے بھائی محمد عبد اللہ صاحب پلیٹ فارم پر استقبال کے لئے کھڑے ہیں۔ جو ربوہ سے اس غرض کے لئے آئے تھے ان سے ملاقات کر کے دل میں مسرت کی لہر دوڑ گئی کیونکہ یہ وہ وجود تھا جس نے بچپن میں میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میری کفالت کا ذمہ لیا تھا میری سب ضروریات کا ہر طرح سے خیال رکھا اور مجھے ہمت دلائی کہ میں اپنی دینی تعلیم پوری کر کے احمدیت کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر سکوں میں ان کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے اور پھر ان کی اہلیہ میری بھاوجہ آمنہ بی بی نے بھی میرے ساتھ حسن سلوک میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی میرا فرض ہے کہ ان دو وجودوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کروں اور ان کے لئے دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب خاص میں جگہ دے دونوں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں اور دونوں کی قبریں بھی ساتھ ساتھ ہیں۔

ربوہ آمد کچھ عزیز و اقارب فیصل آباد میں آکر ملے اور گاڑی جب 22 دسمبر 1956ء کو

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

اندازوں پہ محل استوار کیجئے

محترم نسیم سیفی صاحب کے مضمون "اندازے ہی اندازے" نے میرے اندر بھی ہلچل مچادی اور میں بھی اندازوں کی دنیا میں الجھ کر رہ گیا۔ اس سوچ کی چند جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔

اندازے لگانے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے اس کے متعلق بھی اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے۔ اندازے خواہشوں کے محل تعمیر کرسکتے ہیں۔ خوشیاں بکھیر سکتے ہیں۔ پریشانیاں پیدا کرسکتے ہیں۔ مضحکہ خیز نتائج دکھلا سکتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے ان کے کچھ نتائج۔ آپ نے شیخ چلی کی کہانی تو سنی ہوگی جو سر پر کسی کی ٹوکری اٹھائے مزدوری ملنے کے تصور کے بعد مرغی خریدنے۔ بے شمار انڈے حاصل کرنے۔ پھر بکریاں۔ گائے۔ اونٹ خریدنے اور آخر زمرۂ امرا میں قدم رکھنے کی سوچ رہا تھا کہ اپنی خیالی بیوی کو ٹھوکر مارتے ہوئے اس کا توازن بگڑا۔ وہ گرا۔ ٹوکری زمین بوس ہوئی اور بجائے اجرت کے مالک سے بہت سے جھڑکیاں وصول کیں۔ اور اس کے اندازوں کا محل چکنا چور ہو گیا اور اس نے اپنے آپ کو نفرت سے گھورتے ہوئے تلخ حقائق میں گھرا پایا۔ شاید کہا جائے کہ یہ تو اندازوں کی کوئی دوسری۔ تیسری منزل ہے جسے خیالی پلاؤ کا نام دینا چاہئے۔ لیکن ہم اردگرد دیکھیں تو اندازوں کے ایسے ہی کئی ایک محل استوار ہوتے نظر آتے ہیں۔

چلئے تعلیم کی دنیا میں داخل ہو کے دیکھیں کہ یہاں اندازے کیا کر رہے ہیں۔ شرح خواندگی کو ہی لے لیجئے۔ کہا جا رہا ہے کہ ہماری شرح خواندگی 36 فی صد ہے گو ڈاکٹر محبوب الحق اور کئی اور اس اندازے کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ یہ ہے تو ایک اندازہ ہی صحیح اعداد و شمار تو تب مل سکتے ہیں جب مردم شماری ہو۔ اور اسے ہوئے تو کوئی سولہ سال بیت گئے۔ اس لئے اب تو محض اندازے ہی رہ گئے ہیں۔ شرح خواندگی معلوم کرنے کے لئے آبادی کے صحیح اعداد و شمار ہونے چاہئیں۔ مگر یہاں بھی اندازے ہی ہیں۔ شاید چودہ کروڑ ہے لیکن تیرہ بھی ہو سکتی ہے اور پندرہ بھی۔ پھر آبادی کے بڑھنے کی شرح معلوم ہونی چاہئے۔ مگر یہاں بھی اندازے ہی ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق یہ شرح 2.9 فی صد ہے تو دوسرے کے مطابق 4.1 فی صد۔ اب فرض کیجئے ہم نے ایک تعلیمی پروگرام ترتیب دینا ہے کہ تعلیم کی روشنی ملک کے ہر کونہ تک پہنچ جائے اس کی بنیاد کیا ہوگی؟ کیا اس اندازے کو بنیاد بنائیں گے کہ ہم 36 فی صد تک تو پہنچ چکے ہیں اب آگے ہم نے کیا کرنا ہے؟ یا ہماری سوچ یہ ہوگی کہ ابھی تو 20 فی صد تک ہی پہنچ پائے ہیں اور یہاں سے آگے بڑھنا ہے۔ پھر ہمارا ہدف کیا ہوگا؟ کیا 13 کروڑ کا وہ حصہ جو ناخواندہ ہے۔ یا پندرہ کروڑ کو ذہن میں رکھنا ہوگا۔ اور پھر آبادی میں اضافے کی شرح بھی تو معلوم ہونی چاہئے کیا 2.9 فی صد کے عدد پر انحصار کیا جائے یا 4.1 فی صد پر مستقبل کے پلان ترتیب دئے جائیں؟ اب دیکھا آپ نے ہم اندازوں میں الجھ کر رہ گئے ہیں اور وہ عمارت جو اندازوں پہ استوار ہوگی وہ کہاں صحیح شکل اختیار کرسکتی ہے۔ پلاننگ ایک اندازے کے مطابق ہو تو شاید کام ادھورا رہ جائے۔ دوسرے اندازے کو مدنظر رکھا جائے تو شاید ناقابل برداشت لاگت کا تصور کمرِہمت توڑ دے اور ہم اپنا کشکول ورلڈ بینک کے آگے جا رکھیں۔ ایک بڑی رقم قرض لے لیں تو یہ انکشاف ہو کہ ہمارے تو اندازے غلط تھے۔ شرح خواندگی تو 36 فی صد ہی ہے۔ آبادی میں اضافہ 3 فی صد سے تجاوز نہیں کر رہا اور ہماری کل آبادی ابھی چودہ کروڑ کے لگ بھگ ہی ہے۔ ہم نے جو 20 فی صد اور 4.1 فی صد اور پندرہ کروڑ پر پلاننگ کی تھی وہ سب غلط تھی۔ اس انکشاف پہ ہم کیا کرسکتے ہیں سوائے اس کے کہ سر پکڑ کر بیٹھ جائیں کہ ہم نے خواہ مخواہ ایک اور بھاری رقم قرض لے لی۔ قوم پر ایک اور بوجھ ڈال دیا۔ یعنی ہم ایک نئی مصیبت سہیڑ لینگے محض اس وجہ سے کہ ہم نے اندازوں کا سہارا لیا۔ مگر کیا کیا جائے ہمیں اندازوں کے سہارے ہی لینے پڑ رہے ہیں کیونکہ صحیح اعداد و شمار تو ہمارے پاس ہیں ہی نہیں اور یہ آج ہی نہیں کل بھی ہماری یہی کیفیت تھی۔ آیئے ماضی میں جھانکیں۔

تیسرے پلان میں پانچ مختلف سرکاری کتابوں / رپورٹوں کے مطابق پرائمری تعلیم کے لئے جو رقم مختص کی گئی وہ تعلیم کی ٹوٹل رقم کا (1) 31.8 فی صد تھی (2) 19.01 فی صد تھی (3) 13.46 فی صد تھی (4) 6.29 فی صد تھی (5) 4.25 فی صد تھی۔ کتنے مختلف اعداد و شمار۔ سرکاری رپورٹوں میں چھپے ہوئے اعداد و شمار اتنے مختلف کہ انہیں اندازے ہی کہا جا سکتا ہے۔ ایک رپورٹ کہتی ہے کہ ہم نے پرائمری کو بہت اہمیت دی اس کے لئے 31.87 فی صد رقم مختص کر دی گئی مگر پانچویں رپورٹ شدید گلہ کر رہی ہے کہ تم نے پرائمری حصہ کو نظرانداز ہی کر دیا فقط 4.25 فی صد رقم اس کے لئے رکھی۔ ایک کے مطابق ہم نے پرائمری کو سرآنکھوں پر بٹھایا دوسری کے مطابق اس سے سوتیلی ماں کا سلوک کیا گیا۔ اب مانیں تو کس کی بات مانیں۔ پرائمری کے متعلق اطمینان سے بیٹھ جائیں یا اس کے لئے واویلا کریں۔ اور اس کیفیت میں ہم اس لئے مبتلا ہوئے کہ ہمارے پاس صحیح اعداد و شمار ہیں ہی نہیں۔ محض اندازے ہی ہیں اور انہی پر ہم محل کھڑے کرتے جاتے ہیں بغیر یہ تعین کئے کہ آیا بنیاد مضبوط ہے یا کمزور ایسے محلوں کا انجام کیا ہوگا سوائے اس کے کہ وہ گر جائیں۔ اچھا پرانی باتیں چھوڑیں کہیں کوئی یہ نہ کہہ دے کہ یہ تو گڑھے مردے اکھاڑے جا رہے ہیں۔ آیئے آج کے اعداد و شمار پر ایک نظر ڈالیں۔ آج تو اعداد و شمار کے نئے دفتر قائم ہو گئے ہیں۔ بڑی بڑی رپورٹیں تیار ہو رہی ہیں کمپیوٹر مصروف کار ہیں۔ اب تو شکایت نہیں ہونی چاہئے۔ بات تو بجا معلوم ہوتی ہے۔ مگر دیکھیں کیفیت کیا ہے۔ 96-1995 کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پنجاب میں 4899 گورنمنٹ مڈل سکول تھے۔ جن میں 1,705,929 طلباء / طالبات تعلیم پا رہے تھے۔ 97-1996ء میں سکولوں کی تعداد میں اضافہ ہوا اور یہ بڑھ کر 5235 پہ پہنچ گئی مگر بچوں / بچیوں کی تعداد کم ہو کر 1,669,440 ہو گئی۔ یہ تو بڑے قابل اعتبار اعداد و شمار ہونگے کیونکہ ان پر کمپیوٹر کی چھاپ بھی ہے اور مشین تو غلطی نہیں کرتی (مگر بٹن دبانے والے تو وہی ہیں... خیر جانے دیجئے اس بحث کو)۔ مگر میں تو انہیں بھی اندازے ہی کہوں گا۔ کیونکہ بظاہر کوئی وجہ نہیں کہ سکولوں کی تعداد تو بڑھ جائے اور طلباء کی تعداد کم ہو جائے۔ جب کہ شرح آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے نہ کہ کمی۔ اب ایک بڑا ماہر تعلیم ایک محل کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ وہ تو اسی کو بنیاد بنائے گا۔ ان اعداد و شمار کو جو شاید اندازے ہی ہیں۔ وہ سوچے گا کہ اگر ایک سال میں بچوں کی تعداد میں 36,486 کی کمی ہو گئی تو دس سالوں میں تو کوئی ساڑھے تین لاکھ بچے کم ہو جائینگے۔ چلئے ایک مسئلہ تو خود بخود حل ہو گیا۔ بنچوں اور ڈیسکوں کا مسئلہ۔ جب بچے کم ہو رہے ہیں تو نئے ڈیسکوں کی کیا ضرورت۔ دس سال کے بعد شاید یہ بھی زائد پڑ جائیں۔ اور جب دس سال گذر گئے اور یہی ماہر تعلیم سکولوں میں جھانکیں گے تو شاید یہ نظارہ دیکھیں کہ بہت سے بچے ننگی۔ ٹھنڈی زمین پر بغیر کسی ٹاٹ یا بنچ کے بیٹھے ہیں۔ اندازوں کا محل دھڑام سے نیچے جا رہے گا۔ مگر ہم تو اندازوں کو ہی اپنائیں گے۔ اندازوں کی دنیا میں ہی بسیں گے۔ کیونکہ اندازے لگانا اتنا سہل ہے اور سہل پسندی ہمیں پسند ہے تو آیئے اندازوں میں الجھتے جائیں۔ انہیں پہ محل کھڑے کریں کل ان کا کیا حشر ہوتا ہے دیکھا جائے گا۔ کیوں فکر فردا میں کڑھتے رہیں۔ کیوں نہ اندازوں کی بھول بھلیوں میں گم ہو جائیں۔

○

جب بھی تمہاری وہ کوئی تحریر پڑھیں
آنے والی نسلیں تم پر فخر کریں

اپنی آنکھ کا بھی دیکھیں شہتیر کبھی
پھر حالات کی تلخی پر الزام دھریں

اِتنا اونچا تخت ہے عدلی راجے کا
ہم جیسے واں پہنچیں تو فریاد کریں

وہ چُپ ہو تو جیسے خوشبو رُک جائے
بات کرے تو منہ سے جیسے پھول جھڑیں

جو لہروں کی رتھ پر آئے روزانہ
اُس سے مِلنے سات سمندر پار چلیں

جس کی باتیں مستقبل کی باتیں ہیں
آؤ اس کی باتوں پر بھی کان دھریں

آؤ قدسیؔ بیٹھ کے اس محفل میں
اپنے فکری خاکوں میں کچھ رنگ بھریں

عبدالکریم قدسیؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق نے امریکی انسپکٹروں کو پھر روک دیا

امریکہ اور عراق ایک بار پھر محاذ آرائی میں مصروف ہیں۔ عراق نے اقوام متحدہ کے تحت ہتھیاروں کے معائنے کے لئے آنے والے امریکی انسپکٹروں کو ایک بار پھر معائنہ کرنے سے روک دیا ہے۔ اقوام متحدہ اور عراق کے درمیان یہ تنازعہ دراصل امریکہ اور عراق کے درمیان ہے۔ خطرہ ہے کہ ایک دفعہ پھر ٹکراؤ کی صورت حال نہ پیدا ہو جائے۔

اقوام متحدہ میں عراقی سفیر ہمدون نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی اس جماعت کو اس وقت تک کام کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی جب تک اس کی تشکیل نو نہ کرلی جائے۔ اور سلامتی کونسل کے تمام رکن ممالک کے ماہرین کو برابر نمائندگی نہ دے دی جائے۔ اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کے انچارج مسٹر رچرڈ ٹیلر نے کہا ہے کہ عراق کے اصرار کے باوجود ٹیم عراق میں موجود ہے وہ اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کرے گی۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے نام ایک خط میں مسٹر ٹیلر نے کہا ہے کہ عراق کا اس بات سے کوئی واسطہ نہیں ہے کہ وہ انسپکٹروں کی قومیت کے بارے میں حکم جاری کرے۔

بی بی سی کا کہنا ہے کہ امریکی حکام کا خیال ہے کہ اگر ٹیم کو کام کرنے سے روکا گیا تو اس کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی ہو سکتی ہے۔

بی بی سی نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے اکیلے طور پر عراق کے خلاف فوجی کارروائی کی تو سلامتی کونسل کا اتحاد پارہ پارہ ہو جائے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ علاقائی طور پر صدام حسین کے لئے عالمی حمایت اور بڑھ جائے۔

دریں اثناء امریکی صدر کلنٹن نے عراق کو خبردار کیا ہے کہ اقوام متحدہ کی ٹیم میں امریکی اور برطانوی ممبران کی شمولیت پر عراق کو اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں اور اگر اس نے ایسا کیا تو سلامتی کونسل کے ذریعے اس پر مزید سخت پابندیاں عائد کر دی جائیں گی۔ امریکی صدر بل کلنٹن نے عراق کے صدر صدام حسین کے نام پیغام میں کہا ہے کہ عراق کے پاس معائنہ ٹیم کی تشکیل میں ردوبدل کا کوئی اختیار نہیں۔ صرف سلامتی کونسل ہی فیصلہ کر سکتی ہے کہ ٹیم میں کن افراد کو شامل کرنا ہے اور اگر عراق اس قسم کا کوئی بھی مطالبہ کرتا ہے تو وہ اپنے اختیارات سے تجاوز کرتا ہے۔ اس لئے عراق کو اپنی حیثیت کے مطابق مطالبہ کرنا چاہئے۔ امریکی صدر نے عراق کو خبردار کیا کہ اگر ضرورت محسوس کی گئی تو اس کے خلاف سلامتی کونسل کے ذریعے کسی بھی قسم کا سخت قدم اٹھایا جا سکتا ہے۔

امریکہ کے وزیر دفاع ولیم کوہن نے عراق سے کہا ہے کہ وہ اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل کے ساتھ بلی چوہے کا کھیل بند کر دے عراق کے مسئلہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے عراق کو خبردار کیا کہ اب اسے یہ کھیل نہیں کھیلنے دیا جائے گا۔

امریکہ وزیر دفاع نے کہا عراق کے ساتھ حالیہ تنازعہ کو بھی بات چیت کے ذریعہ حل کیا جائے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ خلیجی ممالک میں موجود امریکی فوجی اور خلیجی سمندر میں موجود تیس سے زائد امریکی جنگی جہاز اور سینکڑوں لڑاکا طیارے کسی بھی صورت حال سے نبٹنے کے لئے تیار ہیں۔

مشرقی ایشیا کا مالی بحران

ایک امریکی ماہر نے کہا ہے کہ مشرقی ایشیا کا حالیہ اقتصادی بحران آئی ایم ایف کا پیدا کردہ ہے۔ کیونکہ عالمی مالیاتی ادارے کی پالیسیوں کی وجہ سے لوگ عدم اعتماد کا شکار ہو گئے اور اندھا دھند رقوم نکلوالیں۔ اس کے بعد بھی آئی ایم ایف نے اعتماد بحال کرنے کی کوئی کوشش نہ کی بلکہ مستقل طور پر سخت اقدامات کی تائید کی جس کی وجہ سے بحران حل ہونے کی بجائے اور گہرا ہوتا چلا گیا۔

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے بھی کہا ہے کہ ایشیا کے مالی بحران میں کمی پیدا ہو سکتی ہے بشرطیکہ علاقے کے ممالک سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال کرنے کے لئے مناسب اقدامات کریں۔ صدر نے اپنے دفتر میں اخباری نامہ نگاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا مغربی ایشیا کے ممالک شاندار اقتصادی قوت اور پیداواری صلاحیت رکھتے ہیں ان ملکوں نے اپنے عوام کے لئے حیران کن پیداواری اضافہ کیا ہے اور یہ ملک ضروری اقدامات کریں تو اعتماد بحال ہو سکتا ہے انہوں نے اس بات کی ضرورت پر زور دیا کہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ نے جن اصلاحات کا مطالبہ کیا ہے ان پر عمل ہونا چاہئے۔

صدر کلنٹن نے جاپان کے وزیراعظم ہاشی موتو سے اس بحران کے بارے میں ٹیلی فون پر گفتگو کی۔ جاپانی وزیر اعظم نے امریکی صدر سے اس بات پر اتفاق کیا کہ انڈونیشیا سمیت مالی بحران کا شکار تمام ممالک آئی ایم ایف سے کئے گئے معاہدوں پر عمل کرلیں تو بحران کم ہو سکتا ہے۔ جاپانی وزیر اعظم نے جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کے اقتصادی بحران پر افسوس کا اظہار کیا۔

برطانیہ کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے کہا ہے کہ جاپان کی اقتصادی اصلاحات سے معیشت کو مستحکم کرنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے جنوب مشرقی ایشیا کے اقتصادی بحران کو ختم کرنے کے لئے بہتر اقتصادی پالیسیاں بنانے کا مشورہ دیا۔

الجزائر میں خون کا طوفان

دنیا بھر دیکھ رہی ہے اور کچھ نہیں کر رہی۔ یا کچھ نہیں کر سکتی الجزائر میں خون کا طوفان بدستور جاری ہے۔ مزید 45۔ افراد قتل کر دیئے گئے۔ ان افراد کو رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں سحری کے وقت نامعلوم مسلح افراد نے لوہے اور

باقی صفحہ 7 پر

ہماری تاریخ

الفضل 14 فروری 1960ء

مشرقی افریقہ کے احمدی مربی شیخ امری عبیدی صاحب کے

میئر منتخب ہونے پر دار السلام کے ایک مشہور اخبار کا ادارتی نوٹ

برادرم مکرم شیخ امری عبیدی صاحب مربی انچارج دار السلام مشن کے میئر منتخب ہونے کی خبر کو یہاں کے بہت سے انگریزی اور سواحیلی اخبارات نے نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔ بعض نے ادارتی نوٹوں میں ان کے منتخب ہونے پر..... خوشی کا اظہار کیا ہے اور ان کے بارہ میں مفصل نوٹ شائع کئے ہیں۔ افریقنوں میں اس انتخاب پر خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے اور وہ اسے مکمل آزادی کا پیش خیمہ سمجھ رہے ہیں مندرجہ ذیل روزانہ و ہفتہ وار اخبارات نے مفصل خبر بمعہ فوٹو شائع کی ہے اور مکرم امری عبیدی صاحب کے حالات کے تذکرہ کے ضمن میں ان کی تعلیمی اور علمی قابلیتوں کو سراہا ہے۔

Tanganyika Standard
Ngurumo.
Baragumu. Baraza
Mwananchi Sunday News

موخر الذکر اخبار نے جو کہ کثیر الاشاعت ہفت روزہ ہے اور دار السلام سے نکلتا ہے مکرم امری صاحب کا فوٹو دیا ہے اور اس ہفتہ کی شخصیت کے عنوان کے ماتحت انگریزی میں ایک نہایت عمدہ اور جامع نوٹ دیا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(خاکسار محمد منور سیکرٹری احمدیہ مشن نیروبی)

دار السلام کا پہلا شہری شاعر اور سیاست دان، ماہر السنہ اور مذہبی لیڈر، یہ ہیں چند خصوصیات جن کے حامل ہمارے دار السلام کے پہلے افریقن میئر ہیں۔

ہزور شپ شیخ کلوٹا امری عبیدی ان دو کونسلروں میں سے ایک ہیں جنہیں تھوڑا عرصہ ہوا کریا کوروارڈ سے بلا مقابلہ میونسپل کونسل کے لئے انتخاب کیا گیا تھا اور میونسپل کونسل کے ایک خاص اجلاس میں بہت سے ووٹوں کی کثرت سے میئر انتخاب کیا گیا۔ اس شہری عہدہ پر فائز ہونے والے یہ صاحب ایک باہمت انسان اور وسیع علم اور تجربے کے مالک ہیں۔

خوش مزاج انسان چھوٹے قد اور مضبوط جسم کے ساتھ وہ ایک خوش طبع انسان ہیں۔ جن کی زندگی کے تمام پہلو خواہ ذاتی ہوں یا مجلسی اور سیاسی ان کے مذہب دین حق سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں وہ ٹانگانیکا کے مغربی صوبہ کے ایک قصبہ اجیجی (Ujiji) میں 1924 میں پیدا ہوئے اور اپنے دیہاتی سکول میں ابتدائی تعلیم حاصل کرتے رہے 1927 میں وہ ٹبورا سکول میں داخل ہوئے اور ٹانگانیکا افریقن یونین کے صدر ایم وائی سیرے کے ہم جماعت تھے۔ 1941ء میں وہ دار السلام کے پوسٹل ٹریننگ سکول میں داخل ہوئے لیکن دو ہی سال کے بعد اسے ترک کر کے ٹبورا میں بطور مربی سلسلہ کام کرنا شروع کر دیا۔ (مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس المربیان مشرقی افریقہ نے خاکسار کو بتایا ہے کہ محکمہ ڈاک خانہ جات دو سال کے عرصہ میں برادرم امری صاحب کو کام سکھاتا اور وظیفہ بھی دیتا رہا۔ اس عرصہ میں انہوں نے امری صاحب کو احمدیہ مشن میں اپنے ساتھ کام کرنے کو کہا۔ ان کی رضامندی حاصل کرنے کے بعد مکرم شیخ صاحب نے محکمہ متعلقہ کو لکھا۔ انہوں نے بغیر کسی قسم کے خرچ کا مطالبہ کرنے کے انہیں فارغ کر دینے کا وعدہ کیا بشرطیکہ خود امری صاحب بھی اس کے خواہش مند ہوں۔ امری صاحب تو پہلے ہی تیار تھے۔ انہوں نے بھی لکھ دیا اور اس طرح یہ دنیوی حکومت کی ملازمت سے دستبردار ہو کر آسمانی حکومت کے کارندے بن گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانی کا انہیں یہ صلہ دیا ہے کہ اب انہیں وہ اعزاز حاصل ہوا جو سابقہ ملازمت کے دوران انہیں کبھی حاصل نہیں ہو سکتا تھا اور ان کے انتخاب پر بہت سے جاہ و دولت رکھنے والے رشک کر رہے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بھی بلند عہدوں پر فائز کرے اور ان کی دنیوی ترقی ان کے لئے اور قوم و ملک اور احمدیت کے لئے فخر کا باعث ہو۔ آمین۔

اگلے دس سال میں انہوں نے ایک مشہور عالم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سے مکمل طور پر دینی تربیت حاصل کی اور 1953ء میں وہ ربوہ مشنری ٹریننگ کالج، مغربی پاکستان میں داخل ہوئے جہاں سے انہوں نے دینیات کی ڈگری حاصل کی ٹانگانیکا واپس آنے پر شیخ امری صاحب کو 1956ء میں احمدیہ مشن دار السلام کا انچارج مقرر کیا گیا۔ اور وہ تمام مشرقی صوبہ اور ساحلی علاقہ کے نگران رہے۔ اس فرقہ میں ایشیائی بھی شامل ہیں۔ اور افریقن بھی۔

شاعر 53-1950ء تک کے عرصہ میں یہ اس بورڈ کے اکیلے افریقن ممبر رہے جس نے کلام الٰہی کا سواحیلی میں ترجمہ کیا ہے یہ ترجمہ جو 1953ء میں طبع ہوا معیاری سواحیلی زبان میں کیا گیا ہے۔ شیخ امری صاحب اردو سواحیلی، انگریزی اور عربی زبان بولتے ہیں سواحیلی میں یہ اٹھارہ سال کی عمر سے نظمیں لکھتے چلے آرہے ہیں۔ جن میں سیاست۔ مذہب اور سوشل معاملات پر طبع آزمائی کی گئی ہے۔ ان کی نظموں کا مجموعہ ایک دیوان کی شکل میں چھپ چکا ہے۔ اور ایک دوسری تصنیف میں انہوں نے شاعری کے عام موضوع پر قلم کی روانی دکھائی ہے۔

مجلس شعرائے سواحیلی کے قابل ترین ممبران بورڈ میں سے ایک ہونے کے علاوہ وہ اس مجلس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے نائب صدر بھی ہیں اور ان کی نظمیں اور مضامین مقامی پریس میں باقاعدگی سے چھپتے رہتے ہیں۔

ان کا اہم ترین مشغلہ تعلیم ہے۔ افریقن نوجوانوں کو جو ٹانگانیکا کے مختلف حصوں سے تعلق رکھتے ہیں دینی تربیت دینے کے علاوہ وہ شام کو انہیں تعلیم دیتے ہیں۔ ان کلاسوں میں انگریزی' عربی اور سواحیلی پڑھائی جاتی ہے خیال ہے کہ دارالسلام میں ایک سیکنڈری سکول کا ہونا لازمی امر ہے۔ اور یہ امید رکھتے ہیں کہ مستقبل قریب میں اس کی بنیاد رکھی جاسکے گی۔

ذمہ داری صبح نو بجے سے لے کر رات کے دس بجے تک کام کرنا ان کا معمول ہے۔ درمیان میں دو تین گھنٹے کا وقفہ بھی ہوتا ہے وہ خیال کرتے ہیں کہ بطور میئر کے ان پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ ان کے مذہبی کام میں حارج نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا "ایک مذہبی آدمی کا فرض ہے کہ وہ شہری اور سیاسی کاموں میں حصہ لے اور یہ بات خود کلام الٰہی سے مستنبط ہوتی ہے۔ دین نے سیاسیات اور دوسرے قابل عمل اصولوں کی تعلیم دی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ انہیں مذہبی لیڈر ہونے اور ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین کی مرکزی کمیٹی کا ممبر رہنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی۔ وہ فرماتے ہیں کہ انسان خواہ کسی سیاسی یا سوشل تنظیم میں شامل ہو اسے اس میں بھی اپنے مذہب کی پیروی کرنی چاہئے۔

دارالسلام کے کونسلروں نے ایک ایسے انسان کو جو اس کردار۔ ہمت اور قابلیت کا جامع ہے بطور میئر انتخاب کرکے ایک نہایت مستحسن کام کیا ہے۔"

سنڈے نیوز
مورخہ 24 جنوری 1960ء
خاکسار محمد منور سیکرٹری احمدیہ مشن
مشرقی افریقہ۔ نیروبی

ooo

بقیہ صفحہ 4

ربوہ سٹیشن پر پہنچی تو احباب ربوہ کا ایک جم غفیر استقبال کے لئے موجود تھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر بھی تشریف لائے ہوئے تھے جن سے گاڑی سے اترتے ہی مصافحہ و معانقہ ہوا۔ پھر دوستوں سے مصافحہ اور معانقہ کے بعد سیدھے بیت مبارک میں گئے شکرانہ کے دو نفل ادا کئے اور پھر وکالت تبشیر کے دفتر میں ابتدائی مہمان نوازی کے بعد ہمیں گھر جانے کی اجازت ملی اس طرح یہ پہلی دفعہ بیرون پاکستان کا سفر جو دعوت الی اللہ کے لئے اختیار کیا گیا تھا اختتام پذیر ہوا۔

حضرت امام الثانی سے ملاقات اگلے روز 23 دسمبر کو ہماری ملاقات حضرت امام الثانی سے کرائی گئی حضرت صاحب نے کمال شفقت و محبت کے ساتھ شرف مصافحہ و معانقہ بخشا اور سیرالیون کے بارہ میں بعض حالات دریافت فرمائے آہ کیا ہی پیارا مہربان اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے حسن و احسان کا نظیر وہ وجود تھا جس سے مل کر سفر کی تمام کوفت دور ہو گئی جلسہ سالانہ 26 دسمبر کو شروع ہو رہا تھا لہٰذا اس میں شرکت کی خدا تعالیٰ نے سعادت نصیب کی۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

ooo

بقیہ صفحہ 6

سریوں کے وار کر کے ہلاک کر دیا۔ ہلاک ہونے والوں میں خواتین' بوڑھے اور بچے شامل ہیں۔ یہ واقعہ ملک کے جنوب میں کاردانامی گاؤں میں پیش آیا۔ بی بی کے مطابق اس واقعہ سے دو دن پہلے بھی 120۔ افراد کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ ان واقعات کی ذمہ داری اسلامی عسکریت پسندوں پر عائد کی جاتی ہے۔

ادھر یورپی یونین کے 15 ممالک کی وزارت خارجہ کے سینیئر افسران کے اجلاس میں الجزائر میں ہونے والے قتل عام کی تحقیقات کے مشن کے پروگرام کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ الجزائر کی حکومت نے بین الاقوامی سطح پر تحقیقات کی تجاویز کو بار بار مسترد کئے جانے کے باوجود اب یورپی یونین کے اس وفد کو اجزائر آنے اور تحقیقات کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

یاد رہے کہ الجزائر کی حکومت کا خیال یہ ہے کہ یہ قتل عام اس کا اندرونی معاملہ ہے اور کوئی بیرونی ملک اس میں دخل نہ دے ایران نے عالمی برادری سے مداخلت کا مطالبہ کیا تھا جس پر الجزائر کی حکومت نے ناراضگی پر مبنی سخت رد عمل کا اظہار کیا تھا۔

ooo

بقیہ صفحہ 1

اپنی وسعتوں کے اس حصے کو بڑھا دیں جو ابھی تک آپ سے کھوئے ہوئے ہیں۔ آپ میں سے ہر ایک عبادت کے لئے اس مضمون پر چل کر جو میں نے بیان کیا ہے اپنی وسعتوں کو بہت بڑھا سکتا ہے۔ اگر جماعت احمدیہ ساری (دین کے لئے خالص) بنے یعنی بننے کی کوشش شروع کر دے تو اتنی عظیم وسعتیں عطا ہوں گی کہ ان کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ایک سال میں تیس لاکھ کیا کروڑ بھی ہو جائیں گے تو آپ کی وسعت کے اندر رہیں گے۔ پس آئندہ کی ترقیات اگر خدا سے مانگنی ہیں تو جو عطا ہوئی ہیں ان کا شکر ادا کریں۔ ان کے شکر کا حق ادا کریں ان کو سنبھالنے کا حق ادا کریں۔ اور اس حق کو ادا کرنے کے لئے اپنا حق ادا کرنا سب سے بڑی ذمہ داری ہے یہاں سے کام چلیں گے اپنا حق ادا کریں اپنے اہل و عیال کا حق ادا کریں پھر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آنے والے جتنے بھی ہوں لاکھوں ہو کروڑوں ہوں (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) آپ کی وسعت کے دائرے میں رہیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے لئے دعا کرنی لازم ہے اس لئے میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے رہیں اپنے لئے بھی' اپنی اولاد کے لئے بھی اور باقی سب کے لئے بھی۔ خدا ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(از خطبہ یکم ا... ت 1997ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

o مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالروف صاحب سمن آباد لاہور شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد شفا دے۔

o مکرم کریم الدین آف جھنگ کا بیٹا شدید بیمار ہے اور اتفاق ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

o محترمہ امت السلام صاحبہ سمن آباد لاہور آنکھوں میں شدید درد کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں اور جلد ہی آنکھوں کا اپریشن ہونا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے اور آنکھوں کا اپریشن کامیابی سے کرے۔ آمین

o مکرم حافظ محمد اکرم بھٹی صاحب (معلم وقف جدید) کی والدہ محترمہ دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں ان دنوں زیادہ تکلیف ہے انکی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

o مکرم ماسٹر مبشر تنویر صاحب دارالیمن وسطی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 97-11-22 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت صاحب نے عظمیٰ تنویر عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم ماسٹر محمد شریف تنویر صاحب کی پوتی اور مکرم ماسٹر غلام محمد مرتضیٰ صاحب اعوان بھائی پھیرو کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو سعادت مند اور باعمر خادمہ دین بنائے۔

اعلان داخلہ

o آغا خان یونیورسٹی کراچی نے MMBS سال اول میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں انٹرمیڈیٹ (بیالوجی کے ساتھ) بغیر NCC کے کم از کم 60 فی صد نمبر حاصل کئے ہونے ضروری ہیں۔ داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ یہ ٹیسٹ کراچی۔ لاہور۔ پشاور۔ کوئٹہ اور راولپنڈی میں ہوگا۔ داخلہ فارم وغیرہ یونیورسٹی سے یا ڈرافٹ کے ذریعہ 200 روپے کے عوض اس ایڈریس سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

داخلہ آفس
آغا خان یونیورسٹی
P.O. BOX 3500 سٹیڈیم روڈ
کراچی۔۔ 74800

مکمل داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 26 فروری 98ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

بیوت الحمد منصوبہ

o خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ تحریک بیوت الحمد کے تحت مستحق خاندانوں کو رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔

اب تک سینکڑوں مستحق گھرانے اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل رہائشی سہولت حاصل کر چکے ہیں۔ اور ابھی بہت سے مستحق خاندان اس امداد کے انتظار میں ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مستحق بھائیوں کو گھر مہیا کرنے کی خاطر اس تحریک میں اپنی مالی وسعت اور استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کریں۔

امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں اس تحریک میں شمولیت کیلئے احباب کرام سے موثر رابطے کی درخواست ہے۔ نیز مخیّر احباب کے پتہ جات ارسال کرنے کی درخواست ہے تا براہ راست رابطہ بھی کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سعی مشکور کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(سیکرٹری بیوت الحمد منصوبہ)

ضرورت سپرنٹنڈنٹ
احمدیہ ہوسٹل لاہور

o احمدیہ ہوسٹل "دارالحمد" لاہور کے لئے ایک ہمہ وقت سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے ایسے احباب جن کو تعلیمی اور انتظامی تجربہ ہو۔ امیر صاحب ضلع / صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم)

ضروری اعلان

o مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) نمائندہ الفضل ضلع راولپنڈی، ضلع اٹک برائے وصولی چندہ الفضل اور توسیع اشاعت الفضل دورہ پر آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 15- جنوری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی ہدایت پر وزارت داخلہ نے ملک میں دہشت گردی کے خاتمہ اور دینی جماعتوں اور مذہبی تربیتی اداروں کے بارے میں ایک نئی رپورٹ کی تیاری شروع کر دی ہے جس کے تحت تمام حساس اداروں اور صوبائی حکام سے کہا گیا ہے کہ وہ مختلف اداروں کی کارکردگی اور سرگرمیوں کے بارے میں تازہ ترین معلومات فراہم کریں۔ اس موقع پر وزیر اعظم کو بتایا گیا کہ اس وقت ملک میں 1200 سے زائد دینی ادارے مختلف جماعتوں کی سرپرستی میں چل رہے ہیں جن میں 156 سے زائد اداروں کے بارے میں اطلاعات ملی ہیں کہ وہ غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہیں اور دہشت گردی کی سرپرستی کرتے ہیں کابینہ کے اگلے اجلاس میں نئی رپورٹ کے بعد گرینڈ اپریشن شروع ہو گا۔

○ حکومت کی قائم کردہ کمیٹی اور خفیہ ایجنسیوں نے سانحہ مومن پورہ لاہور اور اس کے ردعمل میں ہونے والے واقعات کے لئے پولیس اور انتظامیہ کو ذمہ دار قرار دیا ہے اور مناسب تادیبی کارروائی کرنے کی سفارش کی ہے۔

○ ڈپٹی کمشنر لاہور نے کہا ہے کہ میرے کہنے کے باوجود ایس ایس پی لاہور نے ڈی سی آفس کی حفاظت نہ کی۔ فائر بریگیڈ وقت پر پہنچ جاتا تو بھی اتنا نقصان نہ ہوتا۔ پٹواروں اور تحصیلداروں سے ریکارڈ اکٹھا کیا جا رہا ہے۔

○ حکومت پنجاب نے 21 رمضان المبارک مورخہ 20 جنوری (یوم علی) کو حساس دن قرار دیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں تمام کمشنروں' ڈپٹی کمشنروں اور پولیس حکام کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔ کہ وہ اپنے علاقوں میں مساجد' امام بارگاہوں اور دیگر مذہبی مقامات کی حفاظت کا انتظام کریں۔

○ امریکی صدر کلنٹن جنوری کی بجائے اگست میں پاکستان آئیں گے۔

○ تہران میں شدید برفباری سے سکول کالج بند کر دیئے گئے ہیں۔ یخ بستہ ہواؤں کی وجہ سے دوکانیں بازار مارکیٹیں بند رہیں۔

○ بی بی سی کے مطابق الجزائر میں جو کچھ انتہا پسندوں نے کیا ہے۔ اس کی ایک جھلک پاکستان میں بھی نظر آتی ہے۔ بی بی سی نے پاکستان میں دہشت گردی کی وارداتوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس تشدد کے ذمہ دار چھوٹے چھوٹے گروپ ہیں جن کا تعلق کبھی بڑی مذہبی جماعتوں سے تھا لیکن اب یہ خود مختار ہو کر کارروائیاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ یہ کہنا مشکل ہے کہ ان کارروائیوں کے پس پشت کار فرما مذہبی مقاصد ہیں یا سیاسی و نظریاتی۔

○ پنجاب میں دس سال کے دوران دہشت گردی کے 1207 واقعات میں 594 افراد ہلاک اور سوا دو ہزار زخمی ہوئے ہیں۔ گزشتہ ایک سال میں دہشت گردی کے 96 واقعات ہوئے۔ جن میں شیعوں کے 95 اور سنی جماعت کے 64 افراد کے علاوہ 20 پولیس اہلکار بھی جاں بحق ہوئے۔ دہشت گردی کے سب سے زیادہ واقعات 90ء میں ہوئے جبکہ سب سے زیادہ افراد 1997ء میں ہلاک ہوئے۔

○ گزشتہ منگل اور بدھ کی رات جو افغانی طیارہ تباہ ہوا تھا اس کا ملبہ مل گیا ہے۔ طیارہ برصغیر کی سب سے طویل سرنگ خوژک کے نزدیک گرا تھا جس میں 51 مسافر سوار تھے۔ جو سب ہلاک ہو گئے۔

○ سپاہ صحابہ نے 16 جنوری بروز جمعہ ملک گیر احتجاجی ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ گوجرانوالہ میں ڈی سی روڈ پر تین ڈاکوؤں نے الائیڈ بینک کے گارڈ سے اسلحہ چھینا۔ سوا لاکھ لوٹ کر پولیس کے 100 ناکوں میں سے گزر کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

○ بیرون ملک ناجائز اکاؤنٹس رکھنے کے سلسلہ میں لاہور ہائی کورٹ نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو عدالت میں 12۔ فروری کو طلب کر لیا ہے تاکہ وہ عدالت میں ذاتی طور پر پیش ہو کر اپنی پوزیشن واضح کریں۔ عدالت نے دنیا بھر میں ان کے اکاؤنٹس منجمد کرنے کے حکم میں بھی توسیع کر دی ہے۔

○ ڈپٹی اٹارنی جنرل نے بتایا ہے کہ بے نظیر بھٹو اور ان کے خاندان نے 19 جعلی کمپنیاں بنا رکھی ہیں ان کے اکاؤنٹس میں ڈیڑھ ارب ڈالر موجود ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عید کے بعد آمر حکومت کی کارکردگی کا پردہ چاک ہو گا مسلط کی گئی حکومت کو جمہوری تسلیم نہیں کرتے۔ بلدیاتی انتخابات عدلیہ کی نگرانی میں کروائے جائیں۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر الٰہی بخش سومرو نے کہا ہے کہ جہاد افغانستان کی قیمت دہشت گردی کی صورت میں ادا کرنی پڑ رہی ہے ہم نے دنیا بھر کے جنگجو مسلمانوں کو جہاد میں حصہ لینے کی دعوت دی ہے۔

○ گوجرانوالہ میں اغواء برائے تاوان کے تین ملزموں کو سزائے موت سنائی گئی ہے۔

○ ناظم آباد کراچی کے علاقے مجاہد کالونی میں فاروق اعظم مسجد میں ایک نمازی کے سامنے سے ایک بچہ گزر گیا۔ نمازی نے بچہ کو مارنا شروع کر دیا۔ بچہ کے والد نے نماز توڑ کر اس نمازی کو مارنا شروع کر دیا۔ اس دوران دونوں کے حامی افراد نمازیں ادھوری چھوڑ کر دست و گریبان ہو گئے۔ پولیس نے 50 نمازیوں کو حراست میں لے کر تھانہ لیجا کر صلح کرائی۔

○ دہشت گردوں نے فیصل آباد میں تحریک جعفریہ کے سابق جنرل سیکرٹری کو قتل کر دیا ہے۔

○ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سرگودھا کے انتخابات میں پیپلز پارٹی کا پورا پینل جیت گیا ہے۔ آزاد امیدوار دوسرے نمبر پر اور مسلم لیگی تیسرے نمبر پر آئے۔

○ شورکوٹ میں دو مذہبی دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھاری مینڈیٹ قوم پر عذاب بن کر نازل ہوا ہے۔ دہشت گردی حکومتی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

○ سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ ایک عدالت دوسری کے خلاف حکم جاری نہیں کر سکتی۔ عدالت کا کوئی بنچ دوسرے بنچ کے خلاف کورٹ آف اپیل کے طور پر نہیں بیٹھ سکتا۔ سپریم کورٹ کے پانچ رکنی بنچ نے کوئٹہ بنچ کے فیصلوں کے خلاف چار درخواستیں مسترد کر دی ہیں۔

○ سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ حکومت توہین عدالت ایکٹ میں غیر آئینی ترمیم نہ کرے۔

○ ایک بھارتی جریدے کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں کاریں سستی ہو جائیں گی۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

مکان برائے فروخت/کرایہ
سات مرلہ خوبصورت گھر تین بیڈ، اٹیچ باتھ لاؤنج، ڈرائنگ/ڈائننگ، بڑا پورچ قابل دید ڈیزائن مناسب قیمت برائے فروخت کرایہ کیلئے واقع نزد عادل ہسپتال ڈیفنس روڈ
رابطہ: ملک محمود انور لاہور
فون: 6651553

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ
پوسٹ کوڈ 35460
فون: 212399
تشخیص علاج ادویات
خصوصی رعایت یکماہ

خوشخبری ہر قسم کی بچگانہ - لیڈیز اور مردانہ ورائٹی
مثلاً شلوار قمیض (مردانہ/بچگانہ/لیڈیز)
پینٹ شرٹ - فراک - پینٹ کوٹ - اونی ملبوسات وغیرہ
شہزاد گارمنٹس محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
212039

FALLING HAIR CURE - FALLING HAIR OIL
Rs. 65/-
بال گرنا
بالوں کا گرنا، گنجاپن، بال باریک ہونا کیلئے مفید و موثر کورس
کیور ہومیو میڈیسن
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
Phone: 771/213156 - FAX 212299

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز لیدر جیکٹس کی بیشمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ لمیٹڈ فرامکو فرینشرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834

ضرورت گھریلو ملازمہ
ہمیں ایک گھریلو ملازمہ کی ضرورت ہے جسے اپنی فیملی کی رہائش کیلئے فری کوارٹر کے علاوہ اچھا معاوضہ بھی دیا جائے گا۔
رابطہ کیلئے: مرزا مجیب احمد
پی۔ آئی۔ اے آفس ربوہ سے رجوع کریں

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں۔
رابطے:
• سرگودھا: فخر اسٹیٹ ایجنسی - فخر احمد
موبائل: 212464/0341-7750609
• راولپنڈی - اسلام آباد:
لیفٹیننٹ محمد احمد خان
فون دفتر: 552388 رہائش 593883
• ربوہ: پولٹری ماسٹر خالد - زاہد
فون دفتر: 213115